نظرات

دنیا میں کوئی ملک بھی ایسا نہیں ہے جہاں آجکل امن و سکون کا دور دورہ ہو، آتش زد قتل و غارت گری، بم دھماکوں کے ذریعہ انسانیت کو نیست و نابود کرنے کی سازشیں، لوٹ مار، بچوں کا اغوا، عورتوں کے ساتھ زنا کاریاں، جبر و ظلم، طاقت وروں کا کمزوروں کے ساتھ نازیبا سلوک اور کمزوروں، دبے کچلے لوگوں کا اپنے حقوق حاصل کر لینے کے لئے ناجائز و غیر قانونی اور غیر انسانی ہتھکنڈے اختیار کر لینا، یہ سب باتیں موجودہ نسلِ انسانیت کے لئے وبال جان بنی ہوئی ہیں۔ اور کسی بھی طرح سے اس سائنسی دور میں انسانوں کا بس نہیں چلتا کہ وہ ان چیزوں سے چھٹکارہ حاصل کر لے۔ سائنسی نظام قدرتی نظام کے مطابق چلایا جاتا تو یقیناً اسمیں قدرت کی مدد حاصل ہوتی مگر سائنس نے اپنی ترقی سے قدرتی نظام ہی کو چیلنج کرنا شروع کر دیا جس سے سائنسی نظام نے انسانیت کی بیخ کنی ہی کرنی شروع کر دی۔ قدرتی نظام سے انسانیت کی فلاح تھی مگر انسانوں کے بنائے ہوئے نظام جسے سائنسی نظام کہا جاتا ہے وہ خود انسانیت کے لئے مضرت رساں بن گیا اس سے سائنسی نظام کا کھوکھلا پن انسانوں پر عیاں ہو گیا لیکن وہ اس سائنسی نظام کے جال میں ایسا پھنس چکا ہے کہ اس سے ہزار تدبیریں کر لینے کے بعد اس کے پھندے میں سے اس کا نکلنا ہی مستبعد ہو گیا ہے۔ یہی ہے سائنسی دور کی بدقسمتی۔ اس سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ انسانوں نے خود اپنے لئے مشکلات پیدا کر لی ہیں وہ خود ہی قدرتی نظام سے کنارہ کشی کی جسارت کر کے اپنی تباہی کے